علی محمد شاؔد کے والد سیّد عباس مرزا الہ آباد کے رہنے والے تھے۔ وہ چودہ پندرہ سال کی عمر میں عظیم آباد (پٹنہ) چلے گئے۔ جہاں شاؔد عظیم آبادی پیدا ہوئے۔ تعلیم گھر ہی پر ہوئی جس کا سلسلہ چار سال کی عمر سے شروع ہوگیا تھا۔ عربی فارسی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصے تک شاؔد نے انگریزی بھی پڑھی۔ اپنی ذاتی لیاقت اور اساتذہ کی تربیت سے اردو، فارسی اور عربی زبانوں نیز مذہبی علوم اور فن شعر میں بھی مہارت حاصل کی۔ ان کا شمار دورِ جدید کے اہل علم شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں حکومت نے 1891 میں انھیں خان بہادر کا خطاب دیا۔

شاؔد نے نثر و نظم دونوں میں کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ شاؔد کی غزلوں کا دیوان ان کی وفات کے بعد ''نغمۂ الہام'' کے نام سے شائع ہوا۔ بعد میں ان کی خودنوشت ''شاد کی کہانی شاد کی زبانی'' اور متعدد مجموعے بھی منظر عام پر آئے۔

شاؔد نے غزل کے علاوہ مثنوی، قصیدہ، مرثیہ اور دوسری اصناف سخن میں بھی طبع آزمائی کی۔ لیکن ان کی شہرت کا باعث اُن کی غزلیں ہیں۔ شاؔد کا کلام سادگی اور گھلاوٹ، ترنم و شیرینی، کیف و سرور اور تازگی و تاثیر کے باعث لائق توجّہ ہے۔ زبان کی صفائی و سادگی شاؔد کی شاعری کا خاص وصف ہے۔

غزل

تمناؤں میں اُلجھایا گیا ہوں کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

ہوں اس کوچے کے ہر ذرّہ سے آگاہ ادھر سے مدّتوں آیا گیا ہوں

دلِ مضطر سے پوچھ اے رونقِ بزم میں خود آیا نہیں، لایا گیا ہوں

نہ تھا میں معتقد اعجازِ مے کا بڑی مشکل سے منوایا گیا ہوں

کجا میں اور کجا اے شاؔد دنیا

کہاں سے کس جگہ لایا گیا ہوں

(شاؔد عظیم آبادی)

مشق

سوالات

1۔ کھلونے دے کے بہلانے سے کیا مراد ہے؟

2۔ شاعر اس کوچے کے ہر ذرّہ سے آگاہ کیوں ہے؟

3۔ 'میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں' کا کیا مطلب ہے؟

4۔ اعجازِ مے کا معتقد ہونے سے کیا مراد ہے؟

5۔ اس شعر کی تشریح کیجیے:

کجا میں اور کجا اے شاؔد دنیا کہاں سے کس جگہ لایا گیا ہوں